Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۰ رجب ۱۳۹۷ھ ۲۸ احسان ۱۳۵۶ ہش ۲۸ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ احسان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دانت کی تکلیف ہے اور ضعف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازئ طبع کے باوجود ۲۷ احسان ۱۳۵۶ ہش (مطابق ۲۷ جون ۱۹۷۷ء) بروز دوشنبہ سوا آٹھ بجے صبح مسجد مبارک میں تشریف لاکر فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرمایا ۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی ۔ بعد ازاں مربی سلسلہ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب نے قرآنِ مجید کی عظمت و شان سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا ۔

بعد ازاں حضور نے ناسازئ طبع کے باعث کرسی پر تشریف فرما ہو کر طلباء اور طالبات کو افتتاحی خطاب سے نوازا جس میں انہیں عمرِ دنیا کے موجودہ الف آخر کے انتہائی اہم زمانہ میں قرآنی علوم سیکھنے ، قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے ، اقوامِ عالم تک قرآن کا پیغام پہنچانے اور نسلاً بعد نسلٍ تا قیامت پہنچاتے چلے جانے سے متعلق ان کے کندھوں پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ اِس مختصر لیکن بصیرت افروز خطاب کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا ۔ حضور کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ آئندہ ہدیۂ قارئین کیا جائیگا ۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد کلاس میں مقررہ نصاب کی تعلیم و تدریس کا آغاز ہوا ۔ کلاس جس میں پاکستان بھر کی جماعتہائے احمدیہ کے طلباء اور طالبات بہت بڑی تعداد میں شرکت کر رہے ہیں ۱۱ جولائی تک جاری رہے گی ۔

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری کا حال ہی میں میو ہسپتال لاہور میں بندشِ پیشاب کا اپریشن ہوا ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محترم مولانا موصوف کو محفوظ رکھے اور صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لاکھوں مقدس انسانوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن کریم کی اتباع سے برکاتِ الٰہی نازل ہوتی ہیں

خدا تعالیٰ کے انوار قلوب پر اترتے ہیں اور ایک قوی توکّل اور محکم یقین عطا ہوتا ہے

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مُنہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ... اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذّتِ وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجود کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبّ الٰہی کے اور کچھ نہیں ۔ دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں خدا کے معاملات اُن سے خارقِ عادت ہیں اُنہیں پر یہ ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے ۔ اُنہیں پر کُھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کو سُنتا ہے ۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ اُن کو جواب دیتا ہے ۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے ۔ وہ باپوں سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے اور اُن کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے ۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں اُن کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے ۔"

(سُرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۳۱)

"قرآنی تاثیریں خارقِ عادت ہیں کیونکہ کوئی دُنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی ، کون اِس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی ۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵، ۲۶ حاشیہ)

"قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور اُن کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنی کلامِ لذیذ اور پُر رُعب کے ذریعہ سے اُن کو اطلاع دیتا ہے اور بخاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پہ اپنے غیبِ خاص پہ اُن کو مطلع فرماتا ہے ۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۹ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ر احسان ۱۳۵۶ ہش
۲۸ ر جون ۱۹۷۶ء

عظمتِ قرآن کا ایک مہتم بالشان پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بہت عظمت اور عزت اور بزرگی والی کتاب قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

(۱) "وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ" (الحجر۔ آیت: ۸۸)

ترجمہ: ہم نے یقیناً تجھے سات دہرائی جانے والی آیات (یعنی سورۃ فاتحہ کی آیات) اور (بہت بڑا) عظمت والا قرآن دیا ہے۔

(۲) "اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ" (الواقعہ آیت ۷۸)

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن بڑی عزت والا ہے۔

(۳) "بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ" (البروج آیات ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ ایک بزرگ کلام ہے اور ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام ہے (اور مزید کمال یہ ہے کہ) وہ لوح محفوظ میں ہے (یعنی قیامت تک قائم رہے گا)

قرآن مجید کی عظمت، عزت اور بزرگی کا ذکر کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت، عزت اور بزرگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک مہتم بالشان پہلو اس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لاتے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ہر قسم کی روحانی بیماریوں سے شفایاب کر کے انہیں روحانی طور پر صحت یاب بناتا اور روحانی حسن سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کی عظمت و عزت اور بزرگی کے اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ" (یونس آیت ۵۸)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک (ایسی کتاب) آگئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ ہر اس بیماری کے لئے جو سینوں میں پوشیدہ ہو شفا دینے والی ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اس نے قرآن مجید کو لوگوں کو روحانی امراض سے شفایاب کرنے اور روحانی حسن سے مالا مال کرنے کی غرض سے اتارا ہے اور چونکہ یہ لوح محفوظ میں ہے اس لئے یہ قیامت تک لوگوں کو روحانی امراض سے شفایاب کر کے انہیں روحانی حسن سے مالا مال کرتا چلا جائے گا۔ اس کی یہ صفت اور یہ خوبی کبھی وقت اور کبھی زمانہ میں بھی زائل نہ ہوگی۔ پس روحانی امراض سے نجات حاصل کرنا اور روحانی قوت و توانائی اور روحانی حسن و رعنائی سے ہمکنار ہونا چاہے اس کے لئے اب بجز اس کے اور کوئی راہ نہیں ہے کہ وہ اس عظمت، عزت اور بزرگی والی کتاب پر ایمان لائے اور اس کے احکام پر بدل و جان عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے والا بنے۔

قرآن مجید نے اپنے متعلق محض یہ دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس کا نہایت مہتم بالشان عملی ثبوت بھی دیا۔ چنانچہ تاریخی لحاظ سے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جزیرہ نمائے عرب کے لوگ جو قرآن مجید کے انقلاب انگیز پیغام کے اول مخاطب تھے۔ اپنی گمراہی و ضلالت کی وجہ سے انتہائی قعرِ مذلت میں گرے ہوئے تھے اور اخلاقی پستی کی انتہاء گہرائیوں میں اترے ہوئے تھے۔ کوئی برائی ایسی نہ تھی جو ان میں نہ پائی جاتی تھی اور کوئی بداخلاقی اور بے حیائی ایسی نہ تھی جس میں وہ ملوث نہ تھے۔ الغرض ان کی گمراہی و ضلالت اور ان کی بداخلاقی و بدکرداری اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی اور جن روحانی امراض میں وہ مبتلا تھے وہ اتنی شدت اختیار کر چکے تھے کہ ان کے روحانی طور پر شفایاب ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی حتیٰ کہ روحانی موت بڑی تیزی سے ان پر مسلط ہوتی جا رہی تھی۔ لحظہ بلحظہ موت کی آغوش میں جانے والے یہی جاں بلب روحانی مریض جب قرآن پر ایمان لائے اور اس کی بے مثال و لازوال تعلیم کو انہوں نے اپنا دستور العمل بنایا تو ان کی زندگیوں میں ایک ایسا انقلاب عظیم رونما ہوا کہ سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پتلے عالم بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دنیا پر نور برسانے لگے۔ وہ اپنے تعلق باللہ، محبت الٰہی، خشیت، تقوی اللہ، پاکیزگیٔ نفس اور اخلاق فاضلہ کے نمایاں اوصاف کی وجہ سے ایک دنیا کو راہِ راست کی طرف لانے کا وسیلہ بنے۔ وہ وحشی تھے، قرآن نے انہیں وحشی سے انسان بنایا۔ انسان سے با اخلاق انسان بنایا، با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنایا اور با خدا انسان سے خدا نما انسان بنایا اور اس بلند مقام پر ان کو فائز کیا کہ جہاں سے انہوں نے روشن ستاروں کی طرح اقوام عالم کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا فریضہ کمال خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور قریش مکہ کے وفد نے نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں حاضر ہو کر صحابہ کو اپنے ہمراہ مکہ واپس لے جانا چاہا تو نجاشی نے مسلمانوں کے وفد کو دربار میں طلب کر کے ان سے سارے حالات سنے تو مسلمانوں کے وفد کے سربراہ حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی وہ قرآن مجید کے شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہونے کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ نجاشی فوراً سمجھ گیا کہ ان کی زندگیوں میں یہ محیر العقول انقلاب ان کے درمیان مبعوث ہونے والے رسولؐ اور اس پر نازل ہونے والے پُرعظمت کلام کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ اسی لئے اس نے حضرت جعفرؓ کی تقریر سن کر ان سے ایک ہی بات کہی اور وہ یہ تھی کہ تمہارے پیغمبر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام نازل ہوا ہے وہ کہیں سے پڑھ کر سناؤ۔ چنانچہ جب حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کی چند آیتیں پڑھیں تو نجاشی پر اتنا اثر ہوا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے بے اختیار یہ گواہی دی کہ واقعی یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس نے قریش کے وفد سے صاف کہہ دیا کہ وہ ان مظلوموں کو ہرگز ان کے حوالے نہ کرے گا۔

الغرض قرآن مجید کے شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہونے کا یہ ایک درخشندہ ثبوت ہے کہ قرآن مجید ایسے وقت میں نازل ہوا کہ روحانی فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا اور زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ نسخۂ کیمیا اور وہ اکسیر اعظم نازل ہو جو انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی مہلک بیماریوں سے نوع انسان کو شفایاب کر کے انہیں روحانی صحت اور روحانی حسن سے مالا مال کر دکھائے۔ چنانچہ انتہائی فساد و بگاڑ کے زمانہ میں قرآن مجید نے اپنا شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہونا اس شان سے دنیا پر آشکار کیا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہی اور آج تک ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ عظمتِ قرآن کے اس مہتم بالشان پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "قرآن شریف ایسے زمانہ میں آیا تھا کہ جس میں ہر ایک طرح کی ضرورتیں کہ جن کا پیش آنا ممکن ہے پیش آگئی تھیں یعنی تمام امور اخلاقی اور اعتقادی اور قولی اور فعلی بگڑ گئے تھے اور ہر ایک قسم کا افراط تفریط اور ہر ایک نوع کا فساد اپنے انتہا کو پہنچ گیا تھا اس لئے قرآن شریف کی تعلیم بھی انتہائی درجہ پر نازل ہوئی۔ پس انہی معنوں سے شریعت فرقانی مختتم اور مکمل ٹھہری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں کیونکہ پہلے زمانوں میں وہ مفاسد جن کی اصلاح کے لئے الہامی کتابیں آئیں وہ بھی انتہائی درجہ پر نہیں پہنچے تھے اور قرآن شریف کے وقت میں وہ سب اپنی انتہا کو پہنچ گئے تھے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم حاشیہ ص ۱۱۱)

(۲) "وہ زمانہ کہ جس میں آنحضرتؐ مبعوث ہوئے حقیقت میں ایسا زمانہ تھا کہ جس کی حالت موجودہ ایک بزرگ اور عظیم القدر مصلح ربانی اور ہادی آسمانی کی شدید محتاج تھی اور جو جو تعلیم دی گئی وہ بھی واقعہ میں سچی اور ایسی تھی کہ جس کی نہایت ضرورت تھی اور ان تمام امور کی جامع تھی کہ جس سے تمام ضرورتیں زمانہ کی پوری ہوتی تھیں اور پھر اس تعلیم نے اثر بھی ایسا کر دکھایا کہ لاکھوں دلوں کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لائی اور لاکھوں سینوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نقش جما دیا اور جو نبوت کی علتِ غائی ہوتی ہے یعنی تعلیم اصول نجات کے اس کو ایسا کمال تک پہنچایا جو کسی دوسرے نبی کے ہاتھ سے وہ کمال کسی زمانہ میں بہم نہیں پہنچا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۲۰، ۱۲۱)

قرآن مجید قیامت تک کے واسطے شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہے۔ نہ صرف صدر اول میں یہ انتہا درجہ تک پہنچے ہوئے روحانی امراض کے حق میں شفا ثابت ہوا بلکہ ہر زمانہ میں ہوتا رہا اور اس زمانہ میں بھی ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ عظمتِ قرآن کے ہر پہلو کو دنیا پر آشکار کرے اور اس کا عملی ثبوت بہم پہنچائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عاجزی اپنا شعار بناؤ اور رونے کی عادت ڈالو"

(مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان)

ارشادِ ربانی ہے فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا" کہ دنیا میں ہنسو کم اور روؤ زیادہ کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف سے رونا گناہوں سے بچاتا اور خدا کی محبت پیدا کرتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو جو سبق دیا ہے وہ بھی یہی ہے کہ تم اس دنیا میں عیش و عشرت کرنے اور خوشیاں منانے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ دنیا تو تمہارے لئے دارالعمل اور دارالامتحان ہے۔ اس میں تو انسان کو لرزاں اور ترساں رہنا چاہیئے کہ میرے اعمال کا کیا نتیجہ نکلتا ہے، میرے اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں یا نہیں، کہیں مجھ سے ایسی غلطیاں نہ ہو جائیں کہ قابلِ عتاب ہو جاؤں، کہیں ایسے جرم سرزد نہ ہو جائیں کہ ابدی جہنم میں ڈال دیا جاؤں۔ ان پریشانیوں سے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو جائے۔ دراصل اس زندگی میں ہزاروں نشیب و فراز ہیں جن کا انسان کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دو مستقل دشمن اسے لگے ہوئے ہیں۔ ایک نفس جو اندرونی دشمن ہے اور دوسرا شیطان جو بیرونی دشمن ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں انسان کا ایمان سلامت لے جانا اور خدا تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ صرف ایک راستہ اس کی بخشش کا کھلا ہے اور وہ عجز و نیاز اور گریہ وزاری ہے ؎

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

پس یہی راستہ آسان بھی ہے اور نزدیک تر بھی۔ قرآن کریم میں "وَاللّٰهُ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ" آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی گنہگار بندہ کو شرمندہ، نادم اور افسردہ پاتا ہے تو اس کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔ وہ بخش دیا جاتا ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ وہ مولا کریم ماں باپ سے ستر حصہ زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ جب ماں باپ بچے کو مضطرب اور غم زدہ نہیں دیکھ سکتے خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے بندہ کو مضطرب اور غم زدہ کیسے دیکھ سکتی ہے۔ وہ اسے بخش دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر عورت مرد کے سامنے آنسو بہائے تو زیب و زینت کا سامان حاصل کر لیتی ہے۔ بچہ باپ کے سامنے آنسو بہائے تو اچھے اچھے کھلونے اور مٹھائیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر بندہ اپنے رب کے سامنے آنسو بہائے تو دنیا میں روحانی سکون اور آخرت کی جنت حاصل کر لیتا ہے اور یہ سچ ہے کہ جو بندے اس راہ سے واقف ہیں وہ ہر غم سے بے نیاز ہیں۔

بظاہر آنسو بہانا حزن اور ملال کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے لیکن جو آنسو اپنے ربِ محسن کی محبت اور خوف سے بہائے جائیں اُن کے سامنے دنیا جہان کی خوشیاں اور سرور ہیچ ہیں۔ اُس وقت کی خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ اندھی دنیا کو کیا معلوم کہ وہ کیفیت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ظاہر پر فتویٰ لگاتی ہے۔ سچ پوچھو تو دل کی ترجمانی آنسو کرتے ہیں۔ زبان یہ کام کرنے سے قاصر ہے۔

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں آنسو بہانا سیکھ لے تو اس کی دنیا ہی بدل جائے۔ وہ اسی دنیا میں جنت کا لطف اٹھائے اور شاہدِ ازلی کے جمال کا مشاہدہ کرے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی سے کسی غیر احمدی دوست نے پوچھا۔ مولوی صاحب! آپ بڑے عالم فاضل اور اعلیٰ خطیب تھے۔ اپنے وعظ میں لوگوں کو رُلایا کرتے تھے۔ بات کیا ہوئی کہ مرزا صاحب کے مرید ہو گئے؟ کہنے لگے کہ پہلے میں لوگوں کو رُلایا کرتا تھا اب مرزا صاحب نے مجھے خود رونا سکھا دیا ہے جو بے حد لذت بخش ہے۔ اب میں اُن کا ہو کر رہ گیا ہوں۔

پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں تجھ میں رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کے حصول کے لئے یہی سبق تو روزِ اوّل دیا تھا۔ آدمؑ نے جب نادم ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو اس کی خطا بخشی گئی بلکہ اُسے دنیا کی خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا۔ لیکن اس دنیا میں آکر انسان اس کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ پڑھا ہوا سبق بھول جاتا ہے اس لئے اس کی رحمت سے دُور جا پڑتا ہے لیکن جن لوگوں نے یہ سبق یاد رکھا انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا اور وہ دنیا سے بے نیاز ہو گئے۔

دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیٹ سے باہر آتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے۔ یہی سبق ہے جو فطرت اُسے پہلے پہلے پڑھاتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سبق اپنی دنیاوی زندگی میں نہ بھولنا ورنہ تُو ہلاک ہو جاوے گا..........

...حضرت فتح موصلی بزرگ گزرے ہیں۔ وہ بہت رویا کرتے تھے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے پوچھا کہ اے فتح! تو کیوں رویا کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے گناہوں کی شرم کی وجہ سے رویا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فتح! ہم نے بھی تیرے موکل فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تیرے گناہ نہ لکھے جائیں۔ یہ تیرے رونے کی وجہ سے تھا.......

.......پس اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ جو بندہ اپنے گناہوں کے خوف سے روتا ہے اس کے گناہوں کو اس کے نامۂ اعمال سے محو کر دے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت پسند ہیں۔ ایک اُس کی راہ میں بہایا ہوا خون کا قطرہ اور دوسرا اُس کے خوف سے بہایا ہوا آنسو۔ ان دونوں پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی سب سے بڑی صفت یہ بتلاتا ہے "وَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ" کہ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو اپنی نمازوں میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ ہنسنے والے ہوں گے جو دنیا میں زیادہ رونے والے ہوں گے۔ اور یہ صحیح ہے کہ جنہوں نے دنیا میں ہنسنا اور خوش رہنا اپنا مقصد بنا لیا وہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اُن کے لئے تو وہاں حسرت و اندوہ اور یاس و حرمان ہی ہے۔ دنیا بھی ایک خوابِ ہستی ہے۔ خواب میں ہنسنے کی تعبیر غم و اندوہ اور رونے کی تعبیر خوشی اور انبساط ہے.......

.... اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صفتِ غفوریت کے تقاضے سے بنایا ہے۔ بندے گناہ کرتے ہیں کہ یہ ان کی سرشت میں داخل ہے۔ پھر جب وہ نادم ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ پس اگر بندے گناہ نہ کرتے تو غفوریت کا اظہار کیسے ہوتا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر اس دنیا کے انسان گناہ نہ کرتے تو میں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا۔ جس کے بندے گناہ کرتے، وہ مجھ سے بخشش مانگتے تو میں اُن کو بخش دیتا۔ پس انسان نے گناہ کرنے ہی ہیں اور اس نے بخشنے ہی ہیں۔ فرمایا ؎

گر ایں مشتِ خاک را نہ بخشم چہ کنم

لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عاجزی اور فروتنی اختیار کرکے ندامت کے آنسو بہائے پھر بخشش ہوگی۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زاہدوں کی تسبیح اور مصلّے سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ایک چیز کا طلبگار ہے جو اس کے پاس نہیں اور وہ چیز عاجزی اور انکساری ہے۔ پس وہ ذات کریم عاجزی، انکساری اور شکستگی دیکھتی ہے۔ اسے اپنی رحمت اور مغفرت کے بدلے خرید لیتی ہے کیونکہ یہی چیز اُسے بہت پسند ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لئے
آنسو جو رُخ پہ تھے عرقِ انفعال کے

کیا ہی اس کی ذرہ نوازی ہے اور کیا ہی عمدہ سودا بازی ہے جو وہ کرتا ہے۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بزرگ گزرے ہیں۔ اُن کے گھر ایک ملازمہ تھی جو اُن سے عقیدت اور محبت رکھتی تھی لیکن اس کا لڑکا امام کا مخالف تھا اور ہر وقت مخالفت میں مصروف رہتا تھا۔ دفعۃً بیمار ہوگیا۔ بہت علاج معالجہ کیا لیکن بے سُود۔ زندگی سے نا امید ہوگیا اور تمام راستے مسدود نظر آئے۔ ایک خیال گزرا کہ اگر امام صاحب دعا کریں تو شاید اللہ تعالیٰ کرم فرما دے اور صحت دے دے۔ اپنی ماں سے کہا کہ میرا ندامت کا احساس ان تک پہنچا کر التجا دعا کرو۔ شاید مان جائیں۔ ماں گئی۔ گو زبان نہ نکلتی تھی لیکن عرضِ حال کر دیا اور دعا کی درخواست کر دی۔

حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا کہ میری دعا اس کے حق میں کیا مفید ہو سکتی ہے دعا کے لئے محبت کا ہونا ضروری ہے اس سے محبت کیسے قائم رہ سکتی ہے جو ساری عمر مجھے گالیاں دیتا رہا اور مخالفت کرتا رہا۔ خادمہ یہ جواب سُن کر واپس لوٹ آئی اور اپنے بیٹے کو حال سے آگاہ کر دیا۔ لڑکا زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ اس نے روتے ہوئے ماں سے کہا کہ میری وصیت یہ ہے کہ مجھے مسلمانوں کے گورستان میں دفن نہ کرنا کہ میری بد اعمالیوں کی وجہ سے اُن پر عذاب نازل نہ ہو کسی الگ مقام میں دفن کرنا۔ ہاں دفن کرنے سے پہلے میرے گلے میں رسّی کا پھندا ڈال کر بصرہ میں گھسیٹنا اور کہنا کہ یہ حسن بصری کا مجرم ہے۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت کی یہی سزا ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ وصیت کے مطابق جب ضعیفہ نے گلے میں پھندا ڈال کر کھینچنے کا ارادہ کیا تو انسانوں کا ایک ہجوم اُس پر ٹوٹ پڑا۔ ہر انسان کی زبان پر یہ تھا کہ خدا کے مقبول انسان کے ساتھ یہ سلوک جائز نہیں۔ غرض نوجوان کو اعزاز و اکرام کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ اُسی رات حسن بصری ؒ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے حسن! ہمارا مقبول بندہ فوت ہوگیا ہے آپ اس کی فاتحہ خوانی کے لئے کیوں نہیں گئے؟ حسن بصری ؒ نے کہا الٰہ العالمین! وہ تو میرا دشمن تھا۔ مجھے دن رات گالیاں دیا کرتا تھا میں اس کی فاتحہ خوانی کے لئے کیسے جاتا؟ جواب ملا یہ درست ہے لیکن جب تم نے اس کی دعا کی آرزو کو مسترد کر دیا تو اُس پر اِس قدر شکستگی طاری ہوگئی کہ ہمیں اُس کی حالت پر رحم آگیا۔ جب بندے کے دامن میں عاجزی کا سرمایہ ہوتا ہے تو ہماری رحمت کو مُنہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حسن! ہم نے اُسے بخش دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ چند ثانیے بعد حضرت امام حسن بصری ؒ اُس نوجوان کی قبر پر کھڑے فاتحہ خوانی کر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا نہ ٹوٹنے والا سلسلہ اُن کے اُس تاسف کا اظہار کر رہا تھا جو اُنہیں ایک امیدوارِ کرم کو مایوس کرنے کے بعد لاحق تھا۔ کرم حسن بصری ؒ پر بھی تھا اور مایوسیوں میں گھر کر اعترافِ گناہ کر لینے والے نوجوان کی روح پر بھی اور یہ سارا شکستگی اور عاجزی کا فیضان تھا ؎

تُو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں، آنسو قبولیت کی سند ہیں۔ جو دعا رو کر درگاہِ ایزدی میں کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا سخی ہے کہ اُسے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پس یاد رکھو کہ تمام عبادتوں کا خلاصہ نماز، نماز کا خلاصہ دعا اور دعا کا خلاصہ رونا اور گڑگڑانا ہے۔ اس کو لازم پکڑو تو بڑا یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "عاجزی اپنا شعار بنالو اور رونے کی عادت ڈالو کہ اسے رونے والوں پر بہت رحم آتا ہے۔" کسی نے خدا سے مناجات کرتے ہوئے سچ کہا تھا ؎

تری دنیا جہانِ مرغ و ماہی
مری دنیا فغانِ صبح گاہی

ذمّہ داری کا احساس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تاکہ جو جماعت کی ضرورت ہے وہ پوری ہو۔ اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داری کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اُس سے بچائے اور محفوظ رکھے"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر جنوری ۱۹۷۷ء)

سال کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے لیکن اس وقت تک وقفِ جدید کی آمد کل بجٹ کا ۲۵ فیصد ہے حالانکہ اس وقت تک آمد قریباً پچاس فیصد متوقع تھی۔

لہٰذا مقامی جماعتوں کے عہدیداران، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول فرمائیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مالی وقفِ جدید)

غضبِ الٰہی کی آگ کو بُجھانے والا پانی

حدیث شریف میں آیا ہے الصدقۃ تُطفیُ غضب الربّ۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہزاروں انبیاء اور اولیاء اس امر پر شاہد ہیں کہ دعا اور صدقہ سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، نیز یہ کہ صدقات انسانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

مرکز میں صدقہ فنڈ قائم ہے۔ احباب اس فنڈ میں صدقات کی رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں۔ بعض دوست غلطی سے سمجھتے ہیں کہ صدقہ دُکھ اور مصیبت کے وقت ہی دیا جاتا ہے حالانکہ ہر قسم کی آمد میں سے صدقہ ادا کرنے سے برکت ملتی ہے۔ دینی اور دنیوی امور میں کامیابی اور مصائب سے حفاظت کے لئے بھی صدقہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نازل شدہ آفات سے بچاؤ کے لئے۔

مرکز میں ارسال کردہ صدقات کی رقوم امامِ وقت کی منشاء مبارک اور نظام کے ماتحت تقسیم کی جاتی ہیں اور یہ امر زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

اہم فریضہ

ناصرات الاحمدیہ چندہ وقفِ جدید جلد از جلد ادا کر دیں۔

جو بچیاں چندہ وقفِ جدید سالانہ یکمشت ادا کرتی ہیں وہ تمام رقم ادا کر دیں۔ جو قسط وار ادا کرتی ہیں وہ بھی ستمبر تک اپنی قسطیں ادا کر دیں ورنہ چندہ سالِ رواں میں شمار نہ ہوگا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام فوری توجہ فرمائیں

ترسیل حل شدہ پرچہ جات کی رفتار بہت سُست ہے۔ قائدین کرام فوری طور پر اپنی اپنی مجلس کے مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

- محترمہ صادقہ پروین صاحبہ بنت نذیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ ۲۰/-
- مکرم مرزا لئیق احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۱۰/-
- محترمہ طاہرہ خان صاحبہ بنت عبدالمجید خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۵۰/-
- " ہاجرہ بیگم صاحبہ " " ۱۰/-
- " امۃ الرشید قمر صاحبہ شیخ مبارک احمد صاحب حدیقۃ المبشرین ربوہ ۵۰/-
- " نعیمہ ضیاء الدین صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ۱۰/-
- " مبارکہ بیگم صاحبہ بذریعہ منیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ ۳۰/-
- لجنہ اماء اللہ بجانب خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ربوہ ۱۰/-
- مکرم عبدالعزیز صاحب کلرک خزانہ منجانب بنت خود عقیلہ طلعت ربوہ ۱۰/-
- مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ۵۰/-
- " ملک بشیر احمد صاحب مرحومہ ملک محمد اسحاق صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۰/-
- محترمہ لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر احمد صاحبہ بذریعہ سردار بشیر احمد صاحب ربوہ ۱۰۰/-
- مکرم سکواڈرن لیڈر محمد شفیق صاحب رسالپور ۱۰۲/-
- " ایس ایل شریف صاحب " ۲۷/-
- " سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یارخان ۱۰/-
- " میاں عبدالرحمان صاحب سانگلہ ہل ۱۰/-
- لجنہ اماء اللہ " ۴۰/-
- مکرم نعمت ممتاز صاحب چک 22 ساہیوال ۱۰/-
- جماعت احمدیہ " ۶۷/-
- مکرم خواجہ منظور احمد صاحب سرگودھا ۱۰/-
- " شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ " ۵۰/-
- محترمہ عفت صاحبہ " ۱۰/-
- مکرم چوہدری نثار احمد صاحب " ۲۰/-
- " حاتم علی صاحب " ۱۰/-
- محترمہ مسرت صاحبہ اہلیہ عبدالقدیر صاحب " ۲۰۰/-
- محترم رشید احمد صاحب پاشا " ۱۰/-
- محترمہ حشمت بی بی صاحبہ " ۵۰/-
- " پروین صاحبہ بنت چوہدری محبوب احمد صاحب " ۲۰/-
- " مسعودہ اختر صاحبہ " ۱۰/-
- مکرم عطاء الرحمن خان صاحب " ۱۱/-
- محترمہ حفصہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمود الحسن صاحب " ۱۵/-
- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سٹیلائیٹ ٹاؤن " ۱۰/-
- محترمہ عصمت سعید پراچہ صاحبہ " ۵۰/-
- " نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب چک ۴۵ ج ب ۱۰/-
- جماعت احمدیہ چک ۹۱ شمالی سرگودھا ۳۴/-
- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکرنڈ ۱۵/-
- مکرم قریشی محمد حنیف صاحب سکھے کی منڈی ۱۰/-
- " محمد جمیل صاحب " ۱۰/-
- محترمہ عتیقہ تسلیم صاحبہ بنت نصیر احمد صاحب چیمہ سکھو ہر سیالکوٹ ۱۰/-
- محترمہ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ سیدانوالی سیالکوٹ ۲۰/-
- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی ۱۰۵/-
- محترمہ بیگم چوہدری ظفر احمد صاحب شیخوپورہ ۱۰/-
- مکرم شیخ کرامت علی صاحب " ۵۰/-
- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ " ۹۲/-
- " " شنور کوٹ ۱۷/۷۶
- " " علی پور چٹھہ ۳۰/-
- مکرم طاہر بنیدوانی صاحب کراچی ۲۵/-
- ماڈرن موٹرز ۱۰۰/-
- محترمہ سیدہ ... صاحبہ دختر میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی ۴۰/-
- مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب کراچی ۲۰/-
- " انوار رسول صاحب " ۲۲/-
- " ملک خدا داد خان صاحب " ۱۵/-
- " مرزا صادق علی صاحب " ۱۰۰/-
- " نصیر احمد صاحب راجپوت " ۱۱/-
- " ملک طاہر احمد صاحب " ۲۵/-
- محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ " ۴۵/-
- " فوزیہ منان صاحبہ " ۱۰/-
- " جمیلہ بشریٰ اہلیہ سلیمان احمد صاحب طاہر " ۶۵/-
- مکرم شفیق احمد صاحب " ۳۵/-
- " عطاء الرحمن صاحب طاہر " ۲۰/-
- " شیخ گلزار رسول صاحب " ۲۵/-
- محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ اہلیہ رحمت اللہ صاحب باجوہ کراچی ۲۰۰/-
- مکرم نعیم احمد وسیم صاحب کراچی ۱۸۱/-
- " منیر احمد خان صاحب " ۱۰/-
- " فاروق احمد صاحب " ۶۰/-
- " شفیق احمد صاحب انجینئر " ۱۰/-
- " چوہدری محمد نعیم صاحب " ۵۰/-
- " نعمت اللہ صاحب صدیقی " ۱۰۰/-

(باقی آئندہ)

دعائے مغفرت

میرے والد ماسٹر ملک علی قدر صاحب آف سوہاوہ تحصیل چکوال ضلع جہلم ۲۲ جون ۱۹۷۷ء کو وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کی عمر ۹۲ سال تھی۔ آپ نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ موصی بھی تھے۔ آپ کا جنازہ چکوال سے ربوہ لایا گیا۔ ۲۳ جون کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور احاطہ مقبرہ عام میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ، ایک بیٹا (محمود احمد صاحب حیدرآباد سندھ) اور چھ بیٹیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(خورشید بیگم۔ بیگم مرحوم فضل محمد خان صاحب سیالکوٹی۔ دارالصدر غربی ربوہ)

یوم مصلح موعودؓ کی تقریب پر
جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

۲۸ فروری ۱۹۷۷ء کو نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت مختلف جماعتوں نے "یوم مصلح موعودؓ" بڑی شان وشوکت سے اپنی سابقہ روایات کے مطابق منایا۔ اس موقع پر مقررین کرام نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی وضاحت کی۔ آپ کی یاد میں منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ دفتر الفضل میں بہت سی جماعتوں کی طرف سے "یوم مصلح موعود" منانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ان میں سے بعض تفصیل سے شائع ہو چکی ہیں۔ باقی رپورٹوں کی اشاعت بوجہ عدم گنجائش نہیں ہو سکتی۔ صرف ان جماعتوں کے نام ذیل میں شائع کیے جا رہے ہیں جن کی طرف سے دفتر الفضل میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:-

بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ ٹھکر ضلع میانوالی۔ بدوملہی سیالکوٹ، بھیرہ ضلع سرگودھا۔ پاک پتن، ایبٹ آباد۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا، جھنگ صدر۔ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا، چک ۹۸ ضلع سرگودھا، چک ۵۰ - ایم ایل ضلع میانوالی۔ خانپور ضلع جہلم، ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان، سانگھڑ (سندھ) ساہیوال شہر، سرگودھا شہر۔ سکھر (سندھ) علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ قصور۔ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ۔ کھوڑہ۔ کوٹ عبدالمالک ڈسٹرکٹ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ۔ کوئٹہ۔ گجرات شہر۔ گدر کشمور ضلع جیکب آباد۔ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ، گوٹھ میاں عبدالسلام (سندھ) گوجرخان لائلپور شہر۔ مونگ ضلع گجرات، مولن کے ضلع گوجرانوالہ۔ میانی ضلع سرگودھا واہ کینٹ، رہاڑی۔

ضروری تصحیح

الفضل کے ۲ جون کے شمارہ میں ناصرات الاحمدیہ ربوہ کے امتحان ۱۹۷۶ء کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے اس میں معیار سوم کی سوم پوزیشن حاصل کرنے والی ایک بچی امۃ الباری ناہید کے نام کے ساتھ غلطی سے محلہ دارالصدر جنوبی چھپ گیا ہے یہ بچی دارالصدر شرقی محلہ کی ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

- میرے تایازاد بھائی محمد رفیق صاحب طارق کو استنبول (ترکی) کی طرف سفر کے دوران بس کا ایک حادثہ پیش آیا ہے بس ۱/۲ فرلانگ گہرے گڑھے میں جاگری۔ اسی حادثہ میں ان کی بائیں ٹانگ اور چہرہ پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پردیس میں ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(عبداللطیف اسلم۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

- میرے چھوٹے بھائی صوبیدار وزیر حسن بی دفعہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام حسن ملک محمودہ ضلع راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ میں وصیّت کا بابرکت نظام
اور
سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا حکم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ "الوصیّت" میں فرزندانِ احمدیت کو وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش مَیں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا اور اِس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو مَیں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ مَیں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دُنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرّحمٰن وصدق المرسلون۔

والسّلام علٰی من اتبع الھدٰی

الراقم خاکسار

مرزا غلام احمد۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود

۶ رجنوری سنہ ۱۹۰۶ء

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سالانہ کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ جلد ترتیب دے دیا جائے گا۔ بہنیں اور بچیاں جو تلاوتِ قرآن کریم کرنا چاہتی ہیں یا نظمیں پڑھنا چاہتی ہیں یا تقریر کرنا چاہتی ہیں وہ عموماً اس کی اطلاع جلسہ سالانہ کے بہت قریب دیتی ہیں جبکہ پروگرام بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے جو بہن یا بچی کسی بھی پروگرام میں حصّہ لینا چاہے وہ جلد از جلد اپنے ناموں مع مکمل پتہ خط و کتابت اور صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے مطلع کر دیں۔ تقریر کی صورت میں عنوان اور وقت بھی لکھیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم راجہ ہدایت اللہ خان صاحب گر کر کولہے کی ہڈی نکل جانے کی وجہ سے عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ مکرم راجہ صاحب کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار راجہ خورشید احمد منیر مربّی سلسلہ احمدیہ اضلاع مظفر آباد و پونچھ۔ آزاد کشمیر)

۲۔ مکرم برادرم نصیر احمد صاحب طاہر آف کرونڈی ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی یہ پریشانی دور فرمائے۔ آمین

(عبدالحمید آف حمید سویٹ ہاؤس رحمت بازار ربوہ)

احمدیّت کی ترقی کا ذریعہ اور جماعتِ احمدیہ کا فرض

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاجِ نبوّت پر چلنے کے وہ دُنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا ..... یہ باتیں ایسی ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کر سکتیں۔ پس ان باتوں کو دوہراؤ اور دوہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اُٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور مَیں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

(کتاب مطالبات تحریکِ جدید صفحہ ۸)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایک ضروری اِطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب کو محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بجائے نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی آسامی پر تبدیل فرمایا ہے اور مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب (ناظم تشخیص جائیداد موصیان) کے سپرد محاسب صدر انجمن احمدیہ کی ذمہ داری بھی تفویض فرمائی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو احباب کو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

پاکستان ٹائمز مورخہ ۸ جون ۱۹۷۷ء کے سپورٹس کالم میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دارا ہا کی کلب ربوہ کے ایک اجلاس میں مرزا فرید احمد صاحب کو کلب مذکور کا صدر اور منصور احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کو نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ اِس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ مرزا فرید احمد صاحب اور منصور احمد خان صاحب نے دارا ہاکی کلب کے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کی اور نہ وہ کلب مذکور کے صدر اور نائب صدر ہیں۔

ضروری اِعلان

ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً گیارہ بارہ سال ہے۔ اس کا نام نوید احمد ہے بگو بھی پکارا جاتا ہے اس کا رنگ گورا آنکھیں موٹی موٹی معمولی بِلّی ہیں۔ پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے پاؤں سے ننگا ہے ۱۹ جون بروز اتوار گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے بارے میں کوئی علم ہو تو وہ فوری طور پر اِس پتہ پر اطلاع دیں:۔

رفیق احمد ماشکی ٹی۔آئی۔ کالج ربوہ